© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

منکرینِ حدیث کی بے جا وکالت

ملک کے مشہور ادیب، شاعر اور صحافی جناب شورش کاشمیری کو یکایک کیا سوجھی کہ ۱۳ر مئی کے چٹان میں انہوں نے اس ملک میں فتنۂ انکار حدیث کے سرغنہ جناب غلام احمد پرویز کی مدح سرائی اور وکالت کا بیڑا اٹھایا اور اس زور شور سے کہ پرویز کو افکار اسلام کی کربلا میں حسینی قافلہ کی آواز اور قرآنی فکر کی ایک فاضل شخصیت قرار دیتے ہوئے انہیں بارگاہِ رسالت کی سرخروئی اور فضلائے امت کی صف میں جگہ پانے کی بشارتیں بھی دیں مزید کہا کہ جو کام ساری امت کے علماء کے بس کا نہ تھا۔ پرویز نے وہ کر دکھایا۔ اور اسلام کے دامن سے عجمی گرد جھاڑ دی۔ پرویز کی ایک کتاب کا صرف ایک باب پڑھ کر انہوں نے ان کے بارہ میں ایک خوشگوار تبدیلی محسوس کی اور پھر اس کے نتیجہ میں امت کے تمام مکاتب فکر کے ہزاروں علماء، مشائخ اصحاب علم و تقویٰ اور اربابِ تحقیق و فتویٰ کو مشورہ دیا کہ اب چونکہ اصل حقیقت مجھ پر منکشف ہوگئی اس لئے تمام علماء کو چاہئے کہ وہ "پرویز کے خلاف فتویٰ واپس لے لیں۔" اور طرفہ تماشہ یہ ہے کہ اسلام کے بارہ میں شورش صاحب پر یہ بیہودہ طبق کتاب کا صرف چودھواں باب پڑھ کر روشن ہو گئے۔ معلوم نہیں ساری کتاب پڑھنے کے بعد معاملہ کہاں تک جا پہنچتا۔

جہاں تک شورش صاحب کا تعلق ہے۔ ان سے بیشمار اختلافات اور آئے دن ان کے سیاسی اور غیر سیاسی مؤقف میں تبدیلیوں کے باوجود ہم بھی ان لوگوں میں سے ہیں۔ جو شورش کی جرأت و ہمت اور بالخصوص قادیانیوں کے بارہ میں ان کے مؤمنانہ جہاد اور جرأتمندانہ کردار کی وجہ سے اپنے دل میں ان کے لئے محبت اور تحسین کے جذبات پاتے ہیں۔ اور ملک کے لاکھوں اہل علم اور دینی حلقے اسی جذبۂ حمیّت کی وجہ سے ان کے "سیّئات" سے در گذر کر کے ان کے حسنات کو قابلِ قدر سمجھتے ہیں۔

حیرت تو یہ ہے کہ یہ رائے شورش صاحب نے ایک ایسے شخص کی ایک کتاب کے کچھ حصّے پڑھ کر قائم کی ہو صرف مشتبہ و مشکوک نہیں بلکہ اساطین امت تمام "ہلّہ" علماء کے ہاں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کافر اور مرتد ہے۔ وہ ایسے لوگوں کے تمام نظریات اور مخصوص آراء سے صرف نظر کر کے کسی ایک کتاب کی اچھائی سے رائے تبدیل نہیں کی جاتی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی با این ہمہ دجل و تلبیس قرآن و سنت میں تحریفات نبوت سے بغاوت کے باوجود۔ اس کی دو ایک ایسی کتابوں کو پڑھ کر کل کوئی تمام امت کو اس کے بارہ میں اپنا موقف بدلنے کا مشورہ دے اور ان کے چند ایسے قصائد اور اشعار یا مضامین اور کتابچوں کو پڑھ کر اسے اسلام اور خاتم النبیین کا سچا وفادار قرار دے جس میں عشق رسولؐ اور محبت اسلام کا اظہار کیا گیا ہے۔ تو کیا شورش صاحب کسی کو ایسا کرنے کا حق دے سکیں گے۔

الغرض شورش صاحب کی خدمات اور جذبات کتنے ہی قابل قدر کیوں نہ ہوں منکرین حدیث کی اس زور شور سے یہ ترجمانی ایک ایسی بات نہیں کہ اہل علم کیا کوئی مسلمان بھی اس سے صرف نظر کر سکے اس لئے کہ یہ بالواسطہ دین کے قطعی اور طے شدہ مسلمات میں دست اندازی اور خود اپنے ہاتھوں اس ناموس نبوت کو تار تار کرنے کی ظالمانہ جسارت ہے۔ جسکی حفاظت اور جسکی خاطر شورش صاحب سر دھڑ کی بازی لگانے کا اعلان کرتے رہتے ہیں۔ اس تبدیلی اور "خوشگوار انقلاب" میں مسلمانوں کا نہیں خود آغا صاحب کا ضیاع دین و ایمان ہے۔ اسلئے ان سے خیر خواہی جذبۂ نصیحت اور دینی مسئولیت کی بنا پر یہ التجا کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ وہ دین ________ اور عقیدے کی دنیا میں خدا کی زبان میں اس بڑھیا جیسا نہ بنیں جو اپنے ہی ہاتھوں اپنے سارے کتے کرائے پر پانی پھیر دیتی ہے۔ کالتی نقضت غزلها من بعد قوۃ انکاثا۔

دین و عقیدہ کی راہ میں ہر اچھی بری وادی میں بھٹکتے رہنا ان شعراء کی تو جبلت ہے جنہیں اللہ نے ایمان اور عشق رسولؐ کی دولت سے محروم کیا ہوتا ہے۔ مگر شورش صاحب تو ختم نبوت کے دفاع میں حسانی رنگ لئے ہوئے تھے تو یہ کتنی بدقسمتی اور حسرت کی بات ہوگی کہ وہ یکایک والشعراء یتبعهم الغاوون الم تر انهم فی کل واد یهیمون ویقولون ما لا یفعلون۔ کا مصداق بن جائیں۔

دینی مسئولیت اور معاملہ کی سنگینی کا احساس نہ ہوتا تو ہم اس معاملہ میں سکوت اختیار کرتے اس لئے کہ شورش صاحب کا قادیانیوں سے عین حالت جنگ میں اپنے آپ سے ملک کے تمام دینی و علمی حلقوں ناموس رسالت سے سرشار مسلمانوں کو ناراض کرنا ان کے حق میں بھی مفید نہ تھا اور شماتت اعداء کا بھی ذریعہ تھا۔ مگر افسوس یہ سامان انہوں نے خود فراہم کیا۔ قادیانیت سے برسر پیکار تلوار بہت سوں کی نظروں میں کند اور غیر مؤثر ہو گئی اور آج وہ الحق بھی بدقسمتی سے شورش کے اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نئے مؤلف، پر ملامت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جیسے مرزائی تعاقب و استیصال کی وجہ سے قادیانی پریس چٹان کا ہم سفر قرار دے رہا ہے۔ اور الحق قادیانی رسائل و مجلات کے سب دشنام برداشت کرنے میں چٹان کا برابر کا شریک ہے۔

لیکن اس تلخ فریضہ کی ادائیگی بہرحال ان تمام دینی و علمی افراد کا دینی تقاضا ہے۔ جو انکارِ حدیث اور اس فتنہ کے سربراہ غلام احمد پرویز کی حقیقت سمجھ کر اسے اتنا ہی ناموس رسالت اور اسلام کے لئے خطرناک سمجھتے ہیں جتنا کہ یہ لوگ اور خود شورش صاحب ایک دوسرے غلام احمد کے قادیانی فتنہ کو اسلام کے لئے زہر ہلاہل سمجھتے ہیں۔ اس لئے کہ نبوت کے مقام و منصب سے بغاوت کے لحاظ سے انکارِ حدیث اور انکارِ ختم نبوت ایک ہی زہر کے دو نام ہیں۔ اگر شورش صاحب نے اتنی جلد اپنی رائے تبدیل نہ کی ہوتی اور وہ فتنۂ انکارِ حدیث کی تاریخ محرکات دواعی اور عوامل پر نظر ڈالتے اور پاکستان میں اس فتنہ کے علمبردار پرویز کے پورے لٹریچر اور خیالات کو نگاہ میں رکھا ہوتا، اور اسلام اور منصب نبوت و رسالت کے تقاضوں اور حقیقت پر پرویزی فلسفہ فکر کو پرکھا ہوتا تو یہ حقیقت ان پر بھی منکشف ہو چکی ہوتی کہ یہ فتنہ اپنی فتنہ سامانیوں کے لحاظ سے اسلام کے لئے ان فتنوں سے کسی طرح کم نہیں جو تاریخ کے ہر دور میں اہل الحاد و زندقہ نے اور پھر جھوٹے مدعیانِ نبوت نے منصبِ نبوت میں دجل و تلبیس کر کے اسلام کے خلاف کھڑے کئے۔

اور یہ ان تمام عجمی سازشوں سے بڑھ کر عجمی بلکہ یہودی سازش ہے جس کو اسلام کے رخ زیبا سے جھاڑنے کا کریڈٹ آج شورش، پرویز کو دے رہے ہیں۔ برعکس نہند نام زنگی کافور عجمی سازشوں کی تاریخ اگر شورش کی نگاہ میں ہوتی تو انہیں اس تاریخ کے ہر صفحہ اور ہر سطر میں در پردہ انکارِ حدیث کی کارفرمائیاں نظر آتیں، قرامطہ، باطنیہ، خوارج معتزلہ، مجسمہ، معطلہ، محرفین قرآن، منکرین صحابہؓ اور ایسے کتنے لوگ تھے جنہوں نے ہر دور میں سنت ہی کے خلاف شکوک و شبہات اٹھا کر اپنی اسلام دشمن سازشوں کے لئے زمین ہموار کی پھر اس زمین میں عقلیت اور عجمیت کفر و الحاد، تشکیک اور زندقہ کا بیج بویا۔ یہ تو اسلامی لبادہ اوڑھ کر سنت اور حدیث کو نشانہ تلبیس بنانے والوں کا حال تھا۔

اسلام کے بدترین دشمن یہود و نصاریٰ جنہیں صلیبی جنگوں میں شکست کے بعد اپنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دینی عصبیت اور ملی حمیت اور اس سے بڑھ کر سیاسی استعماری اور سامراجی عزائم نے مجبور کر دیا کہ وہ اسلام کے خلاف فیصلہ کن معرکہ کے لئے اپنی تدابیر اور منصوبے منظم کر لیں تو انہوں نے مسلمانوں کے علمی و فکری محاذ پر سب سے اہم حربہ مستشرقین اور استشراق کے نام سے استعمال کیا جس کا اولین مقصد یہ ہے کہ اسلام اور رسول اسلام کے بارہ میں ہر اس چیز میں شک، بدظنی اور ریب و تذبذب پیدا کیا جائے جس کی نسبت کسی طرح بھی اسلام کی طرف ہو یا وہ کسی درجہ میں بھی اسلام کی عزت و افتخار میں اضافہ کا ذریعہ ہو۔ خواہ یہ چیز خود حضورؐ کی ذات اور ان کی سیرت تھی یا ان کی تعلیمات احادیث آثار و اخبار، اور مسلمانوں کے عملی اور اعتقادی نظام کے لئے سرچشمہ قانون و آئین تھا۔ خواہ وہ قرآن تھا یا حدیث رسول اس مقصد کے لئے حضورؐ کی آئینی اور تشریعی حیثیت کو مجروح کرنا چاہا، سنت کے راویوں کی وہ مقدس جماعت جو طبقہ صحابہؓ میں کیوں شامل نہ تھی انہیں طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا۔ راویوں پر نکتہ چینی ہوئی حدیث کے اولین مدونین کے کردار کو مشتبہ کیا گیا۔ چنانچہ مستشرقین کے سب سے بڑے گرو گولڈزیہر نے مستقل طور پر ابوھریرہؓ کی ذات اور حدیث کے مدون اول امام زہریؒ کی شخصیت کو داغدار بنانے کی سعی نامشکور کی، اسلام کے قابل فخر مشاہیر کے خلاف پروپیگنڈہ کا طوفان مستشرقین ہی نے اٹھایا، ایک پاکیزہ مثالی معاشرہ کی ایک بھیانک تصویر کھینچی۔

الغرض اسلام اور مسلمانوں سے جس چیز کو بھی کچھ نسبت تھی اسے مشق تحقیق بنا کر داغدار اور معیوب کرنا چاہا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسلام کے بنیادی مصدر و مآخذ قانون و شریعت سنت اور حدیث کی تشریعی اور آئینی حیثیت کو خاص طور سے نشانہ بنایا۔ اسلام کے خلاف دسیسہ کاریوں اور اسلامی تحقیق کے پردے میں دجل و تلبیس کے اس میدان میں دشمنان اسلام کے ہاں۔ گولڈزیہر مارگولیتھ، شاخت اور اس جیسے کئی آئمہ ضلال والحاد کے نام سنہری حروف میں لکھے گئے ہیں۔

منکرین حدیث کی ترجمانی کرنے والوں نے مستشرقین اور اعداء اسلام کے طویل المیعاد منظم علمی منصوبوں اور اس کے محرکات اور آراء و افکار کا گہرا مطالعہ کیا ہوتا تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح ان پر عیاں ہو جاتی کہ مرزائیت کی طرح فتنہ انکار حدیث بھی سامراجی منصوبوں اور صیہونی سازشوں ہی کا ایک حصہ ہے۔ اگر وہ اپنے ہاں متجددین، روشن خیال نام نہاد ترقی پسند اور منکرین حدیث کے افکار و نظریات کے سرچشموں کا صحیح کھوج لگاتے تو انہیں معلوم ہوتا کہ یہ لوگ اسلام کے خلاف وہی قے چاٹ چاٹ کر بھونکتے ہیں، جو سامراجی اور استشراقی کتے علمی تحقیق اور مشرق دوستی کے لبادہ میں

© rasailojaraid.com